سوال

(254)اراضی کی تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محمد مصطفیٰ بذریعہ ای میل لکھتے ہیں۔ کہ ایک آدمی کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔اس نے اپنی ایک لڑکی کے نام پ اپنی 88 ایکڑ زمین میں سے 10 ایکڑ زمین الاٹ کردی۔اس کے بعد اس لڑکی نے اپنی اوراپنے لڑکے کے رضامندی سے باپ سے ملنے والی زمین اپنے پوتے کے نام منتقل کردی۔ اب لڑکی کا بھتیجا مطالبہ کرتا ہے۔کہ وہ زمین واپس لی جائے۔اور جس کے نام زمین باہمی رضامندی سے الاٹ کی گئی تھی۔وہ واپس نہیں کرتا۔قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا کیا حل ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جوزمین لڑکی کواپنے والد کی طرف سے ملی ہے۔وہ اس میں اپنی مرضی کے مطابق تصرف کرسکتی ہے۔کیونکہ وہ اب اس کی ملکیت ہے۔اگراس نےاپنے قریبی وارث بیٹے کے موجودگی میں اس کی رضامندی سےاپنے پوتے کے نام منتقل کردی ہے۔تو اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔کیونکہ یہ ہبہ کی ایک صورت ہے۔اب بھائی کے لڑکے یعنی بھتیجے کو اس پر اعتراض کا کوئی حق نہیں ہے۔جب ہبہ برضا ورغبت بلاجبر واکراہ ہوتواسے واپس نہیں لیا جاسکتا۔حدیث میں ہے:''کہ جو ہبہ دے کرواپسی کا مطالبہ کرتا ہے وہ کتے کی طرح جو قے کرنے کے بعد اسے چاٹتا ہے۔''(سنن ابی داؤد: البیوع 3540)

لہذااس کا حل یہی ہے کہ پوتے کے نام الاٹ شدہ زمین واپس نہ لی جائے اور کسی دوسرے کو اس عطیہ پر کوئی اعتراض نہیں ہوناچاہیے کیونکہ یہ اچھے اور خوشگوارماحول میں سرانجام پایا ہے۔(واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث